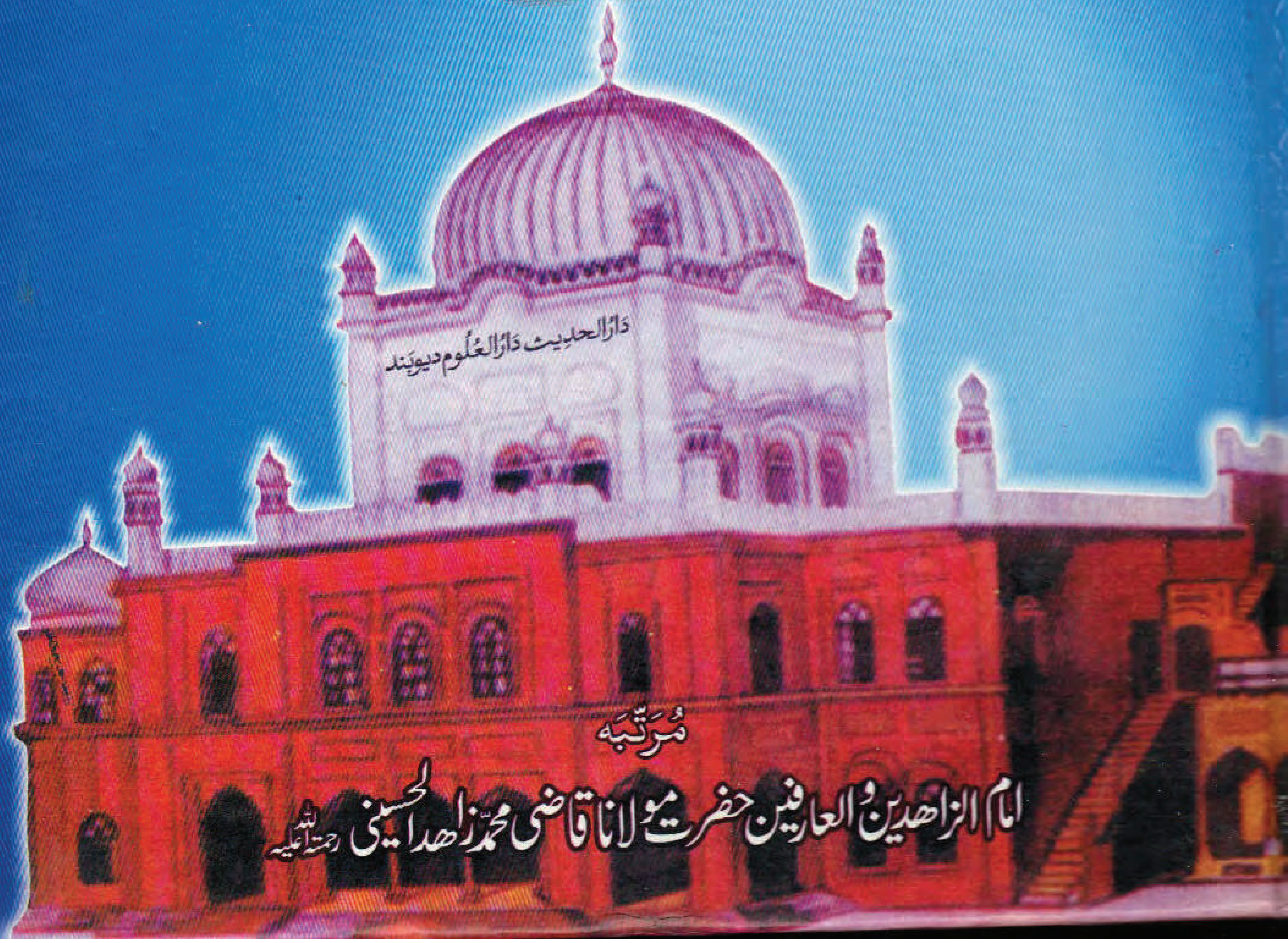
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

چراغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مُرتّبہ

امام الزاہدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ه (الصّف ع۳)

ہم اس ملک میں باعزت بن کر رہیں یا پسماندہ بن کر رہیں! یہ ہمارے فکر و فراست، بیدار مغزی اور کردار پر موقوف ہے۔ اگر ہم مسلسل کوشش اور جد و جہد میں کوتاہی کریں گے تو پسماندگی کو ٹال نہیں سکتے۔ اگر ترقی مقصود ہے تو صراطِ مستقیم پر رہنے کی جد و جہد تیز کر دیجئے، دنیاوی امور ہوں یا دینی مقاصد ہوں حق تعالےٰ کا قانون یہ ہے کہ لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (سورۃ النجم ع۳۹) انسان کو صرف وہی ملتا ہے جس کیلئے وہ کوشش کرے۔ اللہ رب العالمین کا احسان اور بخشش ہے کہ اس نے انسان کو احسنِ تقویم کا پیکر عطاء فرمایا اور اس کی عظمت کا جھنڈا لہرا کر لَقَدْ کَرَّمْنَا (بنی اسرائیل ع۷) کی سند عطا کی۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ عمدہ کردار اور عملِ صالح سے اس جھنڈے کو سر بلند رکھیں۔

علماءِ ہندوستان کا کردار

جمعیۃ علماء ہند کی پچاس سالہ تاریخ شاہد ہے کہ اس کی خدمات اور قربانیاں کبھی بھی مفاد پرستی اور خود غرضی کے غبار سے گرد آلود نہیں ہوئیں اس نے ہمیشہ ہمہ گیر اور انسانیت نواز مقاصد کو پیشِ نظر رکھا۔ وہ سینکڑوں ہزاروں علماء جنہوں نے دار و رسن کی عاشقانہ رسم یا قید و بند کی سُنّتِ یوسفی زندہ رکھی، ان کے حاشیۂ خیال میں کبھی اقتدار و مناصب اور مادّی دولت و ثروت کا مقصد نہیں آیا، انہوں نے صرف ہندوستان اور بیرونِ ہند کے کروڑوں مظلوموں اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کے لیے قربانیاں دیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ ساری مخلوق اللہ کی عیال اور کنبہ ہے، جس کو اللہ سے محبت ہوگی وہ اس کی مخلوق سے بھی محبت کرے گا، جو عشقِ مولا میں سرشار ہوگا وہ اپنی زندگی اس کی مخلوق کے لیے وقف کر دے گا۔ حدیث شریف کا ارشاد ہے:۔

الخلق عیال اللہ ان احب الخلق الی اللہ من احسن الیٰ عیالہ۔ (مشکوٰۃ)	مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ بھلائی کرے۔

دوسری حدیث یہ ہے:۔

الرّاحمون یرحمھم الرحمٰن، ارحموا علیٰ من فی الارض یرحمکم علیٰ من فی السماء۔ (صحاح)	رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم کرے گا۔

اسلام کا مستقبل روشن ہے کیونکہ اسلام کسی قوم کا کلچر نہیں ہے، وہ ہمہ گیر اصول کا نام ہے جس کو دنیا غیر شعوری طور پر اختیار کرتی جا رہی ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ اگر اسلام کا مستقبل روشن ہے تو اس کے